Registered

no. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴) — مطبوعہ ۲۷ جنوری ۱۸۹۹ء بروز جمعہ — جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

پادری ولیم پیل صاحب ممباسہ کے لاٹ پادری مقرر ہوئے۔ یوگنڈہ کا علاقہ ماتحت ہوگا ؛

مصر میں توسیع آبپاشی کے لئے عظیم مقدار سامان کے ٹھیکے انگریزی کمپنیوں کو دئے گئے ؛

وسط ایشیا میں روسی ریلوے کا عظیم سلسلہ ماسکو سے ٹوسک تک جاری ہوا۔ ۲۰۴۴ میل فاصلہ ۵۷ گھنٹہ میں طے ہونے لگا ؛

لاہور میں ۹ قمار بازوں کا ایک جتھا گرفتار ہوا ؛

ریاست چمبہ کی سڑک وغیرہ کے مقام کیلو میں مشتبہ کیس طاعون کے ہوئے۔ میڈیکل افسر بھیجا گیا ؛

بمبئی میں طاعون پھر ترقی پر ہے۔ کراچی میں بھی چل ہی جاتی ہے۔ راہوں میں بھی ایک تازہ واردات طاعون ہوئی ؛

گورنمنٹ ہند ولایت سے دو جیالوجسٹ قیمتی معدنیات کی تلاش کے لئے ہندوستان میں بلائی گی ؛

حکومت سوڈان مصر سے الگ ہوگی اور وادی حالفہ اور سوبکین بھی قلمرو سوڈان میں داخل سمجھے جائینگے ؛

سوڈان میں گورنر جنرل بمنظوری خدیو برٹش گورنمنٹ مقرر کریگی جو قوانین کو تبدیل کرنیکا مجاز ہوگا ؛

حضور ویسرائے اختتام موسم سرما پر شملہ آنے کے وقت لکھنؤ کو ملاحظہ فرمائینگے ؛

سُنا ہے کہ جگناتھ کے مندر کے منیجر ایک یوروپین مقرر ہوئے ہیں۔ اِس پر ہندو صاحبان ناحق افسوس کرتے ہیں ؛

علیگڈھ کالج کے بارہ میں مولوی سمیع اللہ خاں اور نواب مہدی علی میں اَن بَن ہوگئی ؛

سیّد احمد خاں اور سمیع اللہ خاں میں بھی اَن بَن رہتی تھی۔ اگر اتفاق سے کام کریں تو بہتر ہوگا ؛

مسٹر چمبرلین نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ برٹش جھنڈے کے پیچھے برٹش تجارت ہے اور سلطنت کی وسعت پر ہی ترقی تجارت کا مدار ہے ؛

مسٹر چمبرلین نے فرمایا کہ معاملہ فشودہ کے خاطر خواہ فیصلہ ہو جانے سے وادی نیل میں ہماری طاقت خاطر خواہ مضبوط ہوگئی۔ تمام وادی نیل میں ہمارا دعویٰ بخوبی ثابت ہوگیا کہ اِس میں کسی غیر کی شرکت قبول نہیں ہوسکتی ؛

مسئلہ ٹانگر بھی طے ہوگیا اور فرانس نے توسیع آبادی کا معاملہ بھی جانے دیا ؛

نیل نیلگوں میں برٹش گنبوٹ متافہ نے دو ہزار درویشوں کو مغلوب و مطیع کیا لیکن احمد فاضل سرغنہ بھاگ گیا ؛

واشنگٹن سے خبر آئی کہ کنیڈا و امریکن کمیشن نے امور متنازعہ طے کئے۔ عنقریب صلاح کا معاہدہ ہونے والا ہے ؛

ساموا میں شاہ متافہ نے مالی توا سے شکست کھائی۔ برٹش و امریکن کنسلوں نے مالی توا کو بادشاہ قرار دیا ؛

ایڈیٹوریل نوٹس

خیراتی ہسپتال کانپور

ہمارے پاس خیراتی ہسپتال کانپور کی رپوٹ ۱۸۹۸ء کی پہنچی اِس ہسپتال کو سرکار سے بھی مدد ملتی ہے۔ اِس رپوٹ کے مہتمم مسٹر ایچ ملیکس عُرف زبردست خاں ہیں۔ اِس میں پانچ سال کی کارروائی کا تذکرہ ہے۔ معلوم ہوا کہ پانچ سال کے اندر ایک لاکھ اٹھتر ہزار دو سو اکیس مریض ہسپتال مذکور میں داخل ہوئے جن میں سے ۳۴۳۴۱۳ مریضوں نے شفا پائی۔ بخوبی ظاہر ہے کہ اِس ہسپتال سے عوام کو بہت فایدہ پہنچا۔

اہلِ اسلام کے ریفارمر

اخبار عام مورخہ ۱۲ جنوری میں لکھا ہے کہ ۹ دسمبر ۱۸۹۸ء کو ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ کے جلسہ میں جو لاہور میں منعقد ہوا تھا سید نذیر احمد لکچر دے رہے تھے۔ نواب مہدی علی خاں صاحب۔ نواب محمد حیات خاں صاحب نواب محمد برکت علی خاں صاحب قریب قریب کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ مہدی علی خاں صاحب چندہ کا روپیہ بطور امین کے لیتے جاتے تھے۔ سپیکر صاحب نے تقریر کرتے کرتے دفعتاً اِس جانب رُخ کر کر غیر مہذب الفاظ میں اپنی کارگزاری کو ادا کیا۔ ہم اصل فقرہ کو یہاں درج نہیں کرتے ہیں۔ البتہ اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اخبار عام اس کو سخت بد تہذیبی بتلا کر کہتا ہے کہ صدر مجلس کو واجب تھا کہ سپیکر کو روک دیتے اور تنبیہہ کرتے کیونکہ اِس عظیم الشان جلسہ کی عزت اِس بات کی متقضی تھی کہ جو بات وقت کی منافی ہو اُس کی ممانعت کر دی جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہہ ریفارمر اہلِ اسلام کو غنیمت سمجھنے چاہئیں جن کا ارادہ ہے کہ علیگڈھ کالج کو یونیورسٹی بنا دیں۔ اخبار وفادار مطبوعہ ۸ جنوری ۱۸۹۹ء کہتا ہے کہ مولوی رفیع الدین منشی سنجوری کے ماہ رواں کے رسالہ میں بیان کرتا ہے کہ کسی اسلامی ملک میں کہیں ایک یونیورسٹی کا بھی پتا نہیں چلتا ہے حتیٰ کہ ٹرکی میں بھی اس کا نام ندارد ہے۔ پس ہندوستان کے مسلمانوں نے جو یونیورسٹی قایم کرنے کا خیال کیا ہے وہ برٹش حکومت کی فیاضی اور قیصرہ ہند کی مذہبی آزادی پر دال ہے۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ گورنمنٹ اِس یونیورسٹی کو ڈگریاں عطا کرنے کی پروانگی عطا فرماوے۔

ایک نیا گورمکھی رسالہ

کسی سکھ نے آج کل ایک رسالہ گورمکھی میں بدیں مضمون شایع کیا ہے کہ خالصہ پنتھ ہندو نہیں ہے اور خالصہ پنتھ میں مفصلہ ذیل باتوں کا عمل میں لانا منع لکھا ہے۔

(۱) دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرنی (۲) اوتاروں کو خدا سمجھکر اُن کی پرستش کرنا (۳) ذات پات کی رسم کو قایم رکھنا (۴) برہمنوں کو دان دینا (۵) وید شاستر کا حکم ماننا۔ (۶) شگن او رمہورت پر یقین رکھنا (۷) مورتی پوجا کرنا۔ (۸) برت وغیرہ رکھنا (۹) سوتک پاتک کو ماننا (۱۰) ترکال سندھیا کرنا (۱۱) پتروں کا شرادھ کرنا (۱۲) تیرتھوں پر جانا (۱۳) برہمنوں سے منتر پڑھ کر ہوم کرانا (۱۴) ٹھاکر دواروں کو شاستر رتی انوسار ماننا (۱۵) مندھی مسانوں کو پوجنا وغیرہ وغیرہ۔

اخبار عام مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۹۹ء سے معلوم ہوا کہ مصنف رسالہ مذکور ریاست نابھہ میں ملازم تھا۔ جب مہاراجہ صاحب نابھہ کو اِس رسالہ کے مضمون سے آگاہی ہوئی تو اُس کو اپنی ملازمت سے موقوف کر دیا اور ریاست سے باہر نکال دیا۔

ہم مصنف رسالہ اور تمام خالصہ پنتھیوں کو یہہ بتلانا چاہتے ہیں کہ تمام مذکورہ بالا رسوم کو خود گرو صاحبان اور اُن کے رشتہ دار اور تمام خالصہ لوگ برابر مانتے رہے۔ دور کیوں جاتے ہو خود گرو گوبند صاحب کا دیوی کی پوجا کرنا ایک تاریخی واقع ہے جسکو تمام اہل الرائے بخوبی جانتے ہیں حتیٰ کہ دو کھ بھنجی بیری صاحب کے مندر واقعہ دربار صاحب میں ایک قدیمی تصویر دیوار پر اِسطرح منقش تھی کہ گرو گوبند سنگھ درگا کے روبرو ہاتھ جوڑے کھڑا ہے۔ اِس سے بخوبی آشکارا ہے کہ خود گرو گوبند سنگھ بُت پرست تھا بابا اٹل صاحب واقعہ امرتسر و دیگر گوردواروں میں جہاں جہاں گرو صاحبان کی سمادھیں اور منڈھیاں اور دیگر یادگاریں ہیں اُنکی پوجا خالصہ پنتھی برابر کرتے رہتے ہیں۔ اِسیطرح ڈیرہ دون میں جھنڈا صاحب کا میلہ ہر سال ہوتا ہے اور ہزاروں خالصہ مرد و عورتیں گرو کے جھنڈے پر اپنی نیاز چڑھاتے ہیں اور منت مانتے ہیں۔ اور گرنتھ صاحب خصوصیت کے ساتھ پوجتے ہیں۔

تمام گوردواروں میں گرو صاحبان کے جنم دنوں یا تتھی تیوہاروں پر اُتسو ہوتے رہتے ہیں اور خوشی منائی جاتی ہے اور گرو صاحبان کے شرادھ منائے جاتے ہیں اور آرتی پھول چندن نَیی وید کڑاہ پرشاد دھوپ دیپ سیوا پوجا ہوتی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ مصنف رسالہ کو کیا خبط سوجھا کہ خالصہ پنتھ میں اِن تمام مذکورہ بالا رسوم کے مروج ہوتے ہوئے منکر ہو گئے کہ خالصہ مذہب میں یہہ واہیات رسوم نہیں مانی جاتیں۔

آخر میں ہم یہہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اِن تمام بیہودہ رسوم سے مبرا اور سچا مسیحی مذہب ہے۔ اگر خالصہ پنتھیوں کے دل میں اِن بیہودہ رسوم سے نفرت پیدا ہو گئی ہے اور راستی اور روشنی کی سچی تلاش ہے تو بائبل کا مطالعہ کریں اور صداقت اور زندگی یعنے خداوند یسوع مسیح کو قبول کریں۔ (انون)

نئی یروشلم

پچھلے باب میں ہم نے ہزار سالہ بادشاہت کا نقطہ زمینی احوال اور اُسکی مختلف حالتیں اور صورتیں بیان کی ہیں۔ اُس کی آسمانی حالت کا ذکر کرنا بھی لازمی معلوم ہوتا ہے اور وہ حالت نئی یروشلم میں سے ظاہر ہوگی۔ اگر ہمارے ناظرین مکاشفات ۱۹ باب کو بغور مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اُس باب کی ۱۱ آیت سے ۲۱ باب کی ۸ آیت تک مختلف حوادث کا ایک سلسلہ پایا جاتا ہے پہلے ہمارے خداوند اور اُس کی فوجوں کا جو آسمان پر ہیں عدالت کے لئے ظہور کا ذکر ہے بعد اُس کے جیسا آگے بیان ہو چکا "حیوان" اور "جھوٹے نبی" اور اُن کی فوجوں کی بربادی اور شیطان کا باندھا جانا اور ہزار سال کا احوال اور شیطان کا چھوٹنا وغیرہ اور اُس بڑے سفید تخت اور ابدی حالت (جس کا ذکر اگلے باب میں ہوگا) کا بیان ہے۔ اِس کے بعد بلا تاخیر ۹ آیت میں ہم نئی یروشلم کا بیان پڑھتے ہیں اور یہہ بیان ۲۲ باب تک اجرا پاتا ہے اور اِس نوشتہ میں ہم شہر یعنے نئی یروشلم کا مفصل احوال پڑھتے ہیں کہ ہزار سال میں اِس کا حال کیسا ہوگا اور کہ اُس زمانہ میں زمین کے ساتھ اِس کا رشتہ و تعلق کیا ہوگا۔ یوحنا رسول یوں فرماتا ہے "۔ پھر ایک اُن سات فرشتوں میں سے جن کے پاس سات پیالے پچھلی سات آفتوں سے بھرے تھے مجھ پاس آیا اور مجھ سے یوں کہہ کے بولا کہ اِدھر آ میں تجھے دُلہن یعنے برہ کی جورو دکھاؤں اور وہ مجھے بروح ایک بڑے اور اُونچے پہاڑ پر لیگیا اور اُس نے اُس بزرگ شہر مقدس یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اُترتے دکھایا اُس میں خدا کا جلال تھا" (مکاشفات ۲۱:۹-۱۱ تک)

سب سے پہلے ہم اِس نوشتہ اور ۱۷ باب کے ایک مقام میں عجیب برعکس مقابلہ دیکھتے ہیں جو موزوں مطلب اور معنے سے خالی نہیں "اور ایک اُن سات فرشتوں میں سے جن کے پاس سات پیالے تھے آیا اور مجھ سے یوں کہا کہ اِدھر آ میں تجھ کو اُس بڑی کسبی کی سزا جو بہت پانیوں پر بیٹھی ہے دکھلاؤنگا" (آیت ۱) اِس باب میں ہم بابل کی تصویر دیکھتے ہیں اور ۲۱ باب میں ہم نئی یروشلم کا احوال پڑھتے ہیں۔ پہلی تصویر سے انسان کے شہر کی مراد ہے اور دوسری تصویر خدا کے شہر کو ظاہر کرتی ہے۔ ایک میں عیاں ہے کہ انسان ذات سے ہی کیسا خراب ہے دوسری خدا کے خیالات اور ارادوں کے کمال کو ظاہر کرتی ہے اور اُسی کے جلال سے ملبّس ہے۔ مناسب ہے کہ ناظرین اِس مقابلہ پر خوب غور کریں اور اِس سے وہ الٰہی تعلیم حاصل کریں جو اِس کی غرض و مطلب ہے۔ ایک اور بات قابل غور ہے کہ یہہ شہر "دلہن برہ کی جورو" کے لقب سے نامزد ہوا ہے جس سے اُس کی قسم اور خاصیت دریافت ہو جاتی ہے پس یہہ کلیسیا ہے جس کو اب مسیح نے "اپنے حضور ایک جلال والی کلیسیا جس میں کوئی داغ یا چین یا کوئی اور ایسی چیز نہیں بلکہ مقدس اور بے عیب ہے حاضر کیا ہے" (افسیوں ۵:۲۷) اور اب کلیسیا مسیح کی خوبصورتی اور تجلی سے آراستہ اور خدا کے جلال سے معمور ہے۔

اِس کی جگہہ پر بھی غور کرنا واجبی ہے۔ ۲۱ باب کی ۲ اور ۱۰ آیات میں ہم دیکھتے ہیں کہ یہہ آسمان پر سے خدا کے پاس سے نازل ہوئی ہے مگر دونوں نوشتوں کے مقابلہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہزار سال میں یہہ کہاں اور کس جگہہ قیام کریگی۔ ۱۰ آیت میں معلوم ہوا کہ یہہ آسمان پر خدا کے پاس سے اُترتی نظر آئی اور ۲ آیت میں ایسا ہی حال دیکھکر رسولوں کو یہہ اشتہار دیا گیا "کہ دیکھہ خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھ ہے" اور اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ شہر اُتر آیا اور نئی زمین پر ٹھہرا۔ لہذا ہم نتیجہ نکالتے ہیں اور اِس نتیجہ کے ثبوت کے لئے کلام الٰہی میں بہت سے مقامات موجود ہیں کہ ۱۰ آیت میں نئی یروشلم ہزار سال میں زمین کی طرف نازل ہوتی مگر اُس کے اوپر یعنے زمینی یروشلم کے اُوپر قیام پاتی ہے۔ پس یوں زمینی شہر پر کسی قدر بلندی کے اُوپر قیام پاکر یہہ نورانی اور جلال سے معمور نظر آویگی اور اُس کی ایسی حالت نبی کی عبادت کو صاف اور روشن کرتی ہے کہ یروشلم کے حق میں لکھا ہے "آگے تیری روشنی دن کو سورج سے اور رات کو تیری چاندنی چاند سے نہ ہوگی بلکہ خداوند تیرا ابدی نور اور تیرا خدا تیرا جلال ہوگا" (یسعیاہ ۶۰:۱۹)

اب ہم اِس کی خصوصیت اور اوصاف پر غور کرینگے۔

(۱) اِس کی ذات الٰہی اور اُس کی خاصیت آسمانی ہے یہہ آسمان پر سے خدا کے پاس سے نازل ہوتی ہے۔

(۲) اِس میں خدا کا جلال ہے اور اِس کی روشنی بڑے بیش قیمت جوہر کی سی اُس سنگ یشم کی مانند ہے جو بلور کی طرح شفاف ہو" پس اِس کی روشنی اُس جلال کی جھانک اور عکس ہے جس میں یہہ رکھی گئی ہے کیونکہ سنگ یشم خدا کے جلال کا ایک نشان ہے (مکاشفات ۴:۳)

کلیسیا مسیح کے ساتھ خدا کے جلال سے جلالی ہوئی ہے اور ایسی حالت میں یہاں پر نظر آتی ہے۔ ۱۸ و ۱۹ آیات سے ظاہر ہے کہ دیوار کی عمارت اور پہلی بنیاد دونوں سنگ یشم کی ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ خدا کا جلال آسمانی شہر کی مضبوطی اور سلامتی اور نیز اُس کی خوبصورتی اور روشنی ہیں مگر دیوار سے مراد ہے کہ ہر ایک چیز جو اُس جلال کے ناموافق اور نالایق ہے باہر رہیگی اور ہر ایک چیز کی حفاظت کیجاویگی جو اِس جلال کے لایق اور موافق ہو۔

(۳) تیسری صورت یہہ " اور اُس کے بارہ دروازے اور اُن دروازوں پر بارہ فرشتے تھے اور اُن پر بنی اسرائیل کے بارہ فرقوں کے نام لکھے تھے۔ پورب کو تین دروازے اور اُتر کو تین دروازے اور دکھن کو تین دروازے اور پچھم کو تین دروازے تھے۔ اور اِس شہر کی دیوار کی بارہ نیویں تھیں اور اِن پر برّہ کے بارہ رسولوں کے نام تھے (آیات ۱۲ سے ۱۴ تک) اِس پر خوب غور کرنا واجب ہی کہ یہہ سب شہر کی دیوار سے تعلق رکھتا ہی اور بارہ کا عدد اِس کا خاص نشان وخصوصیت ہی یعنے بارہ فرشتے۔ بارہ فرقے۔ اور بارہ رسول۔ بقول شخصے " اس کے بارہ دروازے ہیں اور فرشتے اِس بڑے شہر کی خوشی سے حفاظت ونگہبانی کرتے ہیں کہ یہہ شہر مسیح کے جلیل خلاصی بخش کام کا ثمرہ ہی۔ اِس سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ انسان جویوں جمع ہو کر جلال میں پہنچایا گیا ہی خلقت اور خدا کی پروردگاری میں اور اُس انتظام میں جس کے پہلے خادم فرشتے تھے کیسی اعلیٰ جگہہ اور درجہ کا وارث ہوا ہی۔ بارہ دروازوں سے مراد بہی انسانی پوری حکومتی اور انتظامی قدرت کا کمال۔ دروازہ عدالت کی جگہہ تھی ہم نے اکثر دیکھا ہی کہ عدد بارہ حکومتی قدرت اور کمالیت کو ظاہر کرتا ہی۔ بارہ فرقوں کے ناموں سے اس کی قسم اور خاصیت ظاہر ہوتی ہی۔ خدا نے اِس طرح پر اُن کی حکومت کی تھی۔ وے بنیاد نہ تھے مگر اختیار وقدرت کا یہہ قسم وہاں موجود تھا۔ وہاں بارہ نیویں تھیں مگر یہہ برّہ کے بارہ رسول تھے پس وے اپنے کام کے وسیلے اِس آسمانی شہر کی بنیاد تھے۔ اِس طرح پر قدرت کا خلق کرنے والا ظہور اور پروردگاری اور حکومت کا اظہار جو فقط خداوند سے تعلق رکھتا ہی اور وہ مجلس جس کی نیو ایک دفعہ یروشلم میں ڈالی گئی تھی یہہ تمام آسمانی شہر میں جمع ہو کر موجود ہیں جہاں آسمانی اختیار اور قدرت کی مقرری قیام یافتہ جگہہ ہی۔ یہہ دلہن کے طور سے ظاہر نہیں ہوا اگرچہ یہہ " دلہن یعنے برّہ کی جورو " ہی اور نہ یہہ مسیح کی قربت کی مبارک بادی کے طور پر ذکر ہوا ہی جس کا حال پولوس رسول بیان کرتا ہی مگر یہہ وہ جماعت ہی جس کی بنیاد ایک مرتبہ یروسلم میں ڈالی گئی تھی اور بارہ رسول اس کے بانی ومبانی تھے۔ یہہ آسمانی قدرت واختیار کی مقررہ اور قیام یافتہ جگہہ اور خدا کی بادشاہت کا نیا اور اب آسمانی دارالخلافہ ہی۔

(۴) پھر یہہ شہر پیمایش کیا گیا (آیات ۱۵-۱۷) جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ خود خدا اِس کا مالک اور یہہ اُس کا خاص حصہ اور ملکیت ہی۔ یہہ بیان کرنا بہت ضروری نہیں کہ پیمایش سے بھی کچھ معنے نکلتے ہیں یعنے خدا کی بخشش کی کمالیت۔ شہر مششش پہلو ہی ہر طرف سے برابر یعنے محدد وکمالیت سے مراد رکھتا ہی۔

(۵) پھر اُن اشیا کا ذکر ہی جن سے وہ شہر اور اُس کی بنیادیں بنی ہوئی ہیں یہاں پر ہم پھر ایک اور شخص کا قول اقتباس کرتے ہیں۔ " شہر کی خصوصیت یہہ ہی کہ یہہ الہٰی راستبازی اور پاکیزگی سے بنا تھا۔ سونے سے جو بلور کی طرح شفاف ہو۔ جو کچھ مسیح اپنی قدرت کی تاثیر سے یہاں لوگوں کے دلوں میں کرتا جاتا ہی یعنے نئی انسانیت کی پیدایش اور ترقی جواب اُس کی کمال قدرت سے ہوتی جاتی ہی یہہ اُس راستبازی اور پاکیزگی کا حصہ اور جز ہی جو کامل طور سے اُس جگہہ معمور ہوگی (افسیوں ۴: ۲۴) قیمتی جواہرات جو خدا کی ذات پاک کا مختلف ظہور ہی جو مخلوق کے مقابلہ میں نور ہی نور ہی (خلقت میں نظر آیا حزقی ایل ۲۸ باب اور فضل میں ظاہر ہوا جیسے سردار کے بکتر میں) ابدی جلال میں چمکتے تھے اور شہر کی بنیادوں کو آرایش بخشتے تھے۔ دروازوں سے مراد ہی اخلاقی تجلّی کی دکہ ایک ایک دروازہ موتی تھا) جس کے سبب سے مسیح جلال میں اِس جماعت کا مرغوب خاطر ہی سڑکیں جن پر لوگ سیر کرتے تھے بجائے اِس کے کہ آلودگی کا کچھ خطرہ ہو راستبازی اور پاکیزگی سے آراستہ تھیں کیونکہ اُس شہر کی سڑکیں بلور کی طرح شفاف سونے سے بنی ہوئی تھیں جس سے مراد راستبازی اور پاکیزگی کی ہی " باقی آئندہ۔

ریلگاڑی پر سوار شدہ تین مسافر فرنگی

گفتگو در بارۂ عدم وجود آسیب وغیرہ

ہندو۔ (محمدی سے مخاطب ہو کر) بھائی آپ کہاں سے سوار ہوئے ہیں۔ اور کہاں جائینگے۔

محمدی۔ جناب میں انبالہ چھاونی سے چڑھا ہوں۔ لودھیانے جاؤنگا۔ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ اور اسم شریف کیا ہی۔ اور کیا کام کرتے ہیں۔ اور کہاں جانے کا ارادہ ہی۔

ہندو۔ مولوی صاحب میں سہارنپور سے آیا ہوں۔ دُرگاپرشاد نام ہی۔ ذات کے برہمن ہیں۔ اور پرشن لگانا کام ہی۔ اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے طلب کیا ہی پٹیالے جاؤنگا۔

محمدی۔ واہ پنڈت صاحب۔ ہمارا پرشن تو آپ نے مفت ہی لگا دیا۔

پنڈت۔ جناب کون سا۔

محمدی۔ یہہ کہ آپ نے بے بتائے معلوم کرلیا کہ ہم مولوی ہیں۔

پنڈت۔ نہیں یہہ تو آپ کے بشرے ہی سے معلوم ہو رہا ہی۔

مولوی۔ کیا جناب آپ کچھ قیافہ شناسی کا علم بھی رکھتے ہیں۔

پنڈت۔ ہاں حضور قیافہ شناسی کا علم تو علم نجوم ہی سے متعلق ہی پر آپ کا کام کیا ہی۔

مولوی۔ جناب میں حسب الفہمید آپ کے واقعی مولوی ہوں۔ اسم خوانی اور تعویذ نویسی کام ہی۔

پنڈت۔ مولوی صاحب بیشک یہہ بڑا اہم علم ہی۔ آسیب کو دور کرنا اسم اور تعویذ ہی کا کام ہی۔ چلئے میں آپ کی مہاراجہ صاحب پٹیالہ سے ملاقات کرا دیتا ہوں۔ اُن کے ہاں ایسے ایسے عامل آدمیوں کی بڑی قدر و منزلت ہی۔

مولوی۔ (مسیحی کی طرف مخاطب ہوکر) کیوں صاحب آپ ہماری باتوں کو سُن رہے ہیں۔

مسیحی۔ ہاں میں سب سُن رہا ہوں۔

محمدی۔ پھر آپ کیوں چپ بیٹھے ہیں۔ آپ بھی کچھ اپنی رائے دیجیے۔

مسیحی۔ جناب میں اُسی وقت سے جب سے اسم اور تعویذ اور آسیب کا نام درمیان میں آیا۔ بحر تفکر میں غوطہ زن ہوں۔ تاکہ کوئی دُر گرانمایہ ہاتھ آجائے۔

مولوی۔ پھر آپ اسم اور تعویذ اور آسیب کے عدم و وجود کی نسبت کیا خیال فرماتے ہیں۔

مسیحی۔ بھائی میں اِن تینوں لفظوں کے وجود کا ہرگز قایل نہیں۔ میری نظر میں یہہ تینوں الفاظ نہایت ہی حیرت افزا اور تعجب انگیز ہیں۔

مولوی۔ تو کیا پھر انجیل شریف میں اُن بدارواح کا ذکر کیوں آیا ہی جنکو کہ عیسیٰ نے دور کیا ہی۔

مسیحی۔ تو بھائی اُس وقت ہونگے۔ ہم نے تو اِس روشنی کے زمانے میں بدارواح کا کہیں نشان بھی نہیں پایا۔

پنڈت۔ (مسیحی کی طرف مخاطب ہوکر) کیوں صاحب وہ اب کہاں گئیں۔

مسیحی۔ بے ایمانی کے سمندر میں سوروں میں داخل ہوکر۔ اِسی لئے میں اُن کے وجود کا قایل نہیں۔ کیونکہ میں ایمان کی چٹان پر **سکونت پذیر** ہوں۔ جہاں کم اعتقادی اور ردّ دل کی باڑھ پہنچ نہیں سکتی۔ اور وہ چٹان **خداوند یسوع مسیح** ہی۔ ارے آؤ مولوی صاحب آپ بھی اور مشفق ام پنڈت صاحب آپ بھی میرے ہم نشین ہو جایئے اور اُس مبارک اور مقدس نام پر **ایمان** لاکر اُس کی بشارت کی اسم خوانی شروع کیجئے۔ جس کی شان میں یہہ شعر کہنا نامناسب نہ ہوگا۔ **شعر**

تیری حمد میں تو فرشتوں کے منہہ سے
ہی سُبحان سُبحان سُبحان نکلے

اور صلیب برداری کی تعویذ نویسی کا شوق کیجئے۔ اور کلام الٰہی کے مطالعہ کا پرشن لگائے۔ تاکہ ہر دو صاحبان سارے آسیبوں سے محفوظ رہیں۔ آمین۔

الراقـــــــــــم
دینا ناتھ شاد۔ از لودیانہ

موت کے سایہ کی وادی

”بلکہ جب میں موت کے سایہ کی وادی میں پھروں تو مجھے کچھ خوف و خطر نہ ہوگا۔ کیونکہ تو میرے ساتھ ہی تیری چھڑی اور تیری لاٹھی وے ہی میری تسلی کے باعث ہیں۔“ زبور ۲۳: ۴۔ وے لوگ کہ جنھوں نے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی سیر کی ہی جانتے ہیں کہ ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ پر جانے کے لئے وادی میں اُترنا پڑتا ہی۔ کیونکہ وادی میں اُترے بغیر کوئی چارہ نہیں ہی۔ میں خوبصورت ہریالی گھاس۔ صاف شفاف پانی اور ٹھنڈے سایہ والی پہاڑ کی چوٹی پر سیر کر رہا ہوں۔ لیکن مجھے ایک اس سے بھی خوبصورت چوٹی سامنے نظر آتی ہی۔ میں اِس پہاڑ پر سے اُس پہاڑ کی بہت سی خوبصورتی دیکھ رہا ہوں۔ اُس کے سرسبز درخت اور چاندی جیسے چشمے نظر آ رہے ہیں۔ شام کے سورج کی کرن سے اُس پہاڑ کی چوٹی سُنہری دکھائی دیتی ہی۔ وہ پہاڑ گویا جائے راحت معلوم ہوتا ہی۔ میرا ارادہ ہی کہ میں اُس پہاڑ پر جاؤں مگر کس طرح سے جاؤں بیچ میں گہری وادی ہی۔ جب تک اِس پہاڑ سے اُترکر اُس وادی کو طے نہ کیا جاوے تو اُس دوسری چوٹی پر پہنچنا دشوار ہی۔ وادی کو ضرور بالضرور طے کرنا پڑیگا۔ پہلے اُترائی اور بعد ازاں چڑھائی۔

کچھ عرصہ پہاڑ میں رہنے سے داؤد کے اُس عجیب زبور کے خیالات کسی قدر سمجھ میں آتے ہیں۔ میں اِس زبور کے تین حصوں میں تین پہاڑی نظاروں کو دیکھتا ہوں:

پہلا نظارہ یہہ کہ چھوٹے سے پہاڑ کے اُوپر چوپان کے ساتھ ساتھ ایک بھیڑوں کا گلہ چر رہا ہی اس پہاڑ میں بھیڑوں کی کچھ کمی نہیں ہی۔ کیونکہ چوپان اُن کو ہریالی چراگاہوں میں بٹھلاتا ہی۔ اُن کو راحت کے چشموں کی طرف لے پہنچاتا ہی۔ پانی اور سایہ سے اُن کی جان کو پھیر لاتا ہی اگر وہ گمراہ ہو جائیں تو اپنے ہی نام کی خاطر اُنکو صداقت کی راہوں میں لئے پھرتا ہی۔ لیکن یہہ پہاڑ اُن بھیڑوں کی دایمی جگہہ نہیں ہی۔ دن بھر تو اس پہاڑ پر چرتی رہیں مگر شام کے وقت اُن کو گھر جانا پڑیگا۔ سورج کی کرن اب دھیمی ہو رہی ہی۔ اِس ڈگمگاتی ہوئی کرن میں سے وہ سامنے کے پہاڑ کے سفید گھر اور بھی زیادہ تر سفید اور چمکیلے نظر آرہے ہیں۔ اِن بھیڑوں کو وہاں جانا ہی مگر یہہ کیونکر جائینگی کیونکہ اِس پہاڑ اور اُس پہاڑ کے درمیان ایک وادی ہی۔

اِس زبور کے دوسرے حصہ میں اِس وادی کا نظارہ دکھایا گیا ہی۔ دن بھر کے بعد شام کے وقت

بھیڑیں اِس وادی میں اُتر رہی ہیں۔ اِس وادی کو طے کر کے بھیڑیں اب دوسرے پہاڑ پر جا چڑھینگی۔ اِس پہاڑ کی چوٹی پر اُنکا گھر ہے۔

تیسرے حصہ میں اِس گھر میں داخل ہونے کا نظارہ ہے وہ گھر بے خطرہ اور وہاں کوئی دشمن نہیں ہے۔ اِس لئے گویا وہاں دشمنوں کے روبرو اُن کے لئے دسترخوان بچھایا جاتا ہے۔ اُن تھکے ہوؤں کے سر پر تیل ملا جاتا ہے۔ اُن کی خوشی کا کچھ انتہا نہیں ہے۔ اُن کا پیالہ لبریز ہو کر چھلکتا ہے۔ اُس گھر میں لاکلام مہربانی اور رحمت اُن کے ساتھ رہینگی۔ بھیڑیں اُس گھر میں داخل ہو کر ایک عجیب راحت حاصل کرتی ہیں۔

سو اِس زبور کا پہلا نظارہ چراگاہ۔ دوسرا وادی تیسرا گھر میں داخل ہونا ہے۔ ایماندار کی زندگی بھی اِن تین حصوں میں منقسم ہے۔ یہہ دنیوی زندگی ہماری زندگی کا پہلا نظارہ ہے۔ چوپان ہم کو ہریالی چراگاہوں میں بٹھلاتا ہے۔ راحت کے چشموں کی طرف لے پہنچاتا ہے۔ اُس کے فضل اور برکتوں نے ہم کو پرورکر رکھا ہے لیکن تو بھی یہہ پہاڑ ہماری دائمی سکونت کی جگہہ نہیں ہے۔ شام کو ہمیں گھر جانا پڑیگا۔ اِس دنیاوی زندگی کے بعد ہم کو ایک اور زندگی میں داخل ہونا پڑیگا۔ ہم کو آرام کی جگہہ باپ کے گھر پہنچنا ہوگا۔ لیکن اُس گھر میں داخل ہونے سے پیشتر زندگی کی شام کے وقت ہم کو ایک وادی میں اُترنا پڑیگا اِس وادی کا نام موت کے سایہ کی وادی ہے۔

پیارے ناظرین کیا تم نے اِس وادی کا نام کبھی نہیں سُنا ہے۔ کس کو معلوم ہے کہ آج سورج ڈوبنے سے پیشتر تم ہی کو اِس وادی کا سفر پیش آئے۔ کیا تم اِس وادی میں اُترنے کے لئے تیار ہو۔

داؤد کے زمانہ میں ملک پلستین میں اِس نام کی ایک وادی کا ہونا ناممکن نہیں ہے۔ سیاح لوگوں نے ملک شام میں ایک ایسی وادی کو دیکھا کہ جس کو وہاں کے لوگ ملک الموت کی وادی (The vally of the Angels of death) کہتے ہیں۔

سو کسی وادی کا نام موت کی وادی اور کسی کا نام ملک الموت کی وادی یا کسی کا نام موت کے سایہ کی وادی ہونا ناممکن نہیں ہے۔

وہ جو پہاڑوں میں رہتے ہیں اُن کو معلوم ہے کہ بہ نسبت پہاڑ کی چوٹیوں کے وادی زیادہ تر خوف و خطر کی جگہہ ہوتی ہے۔ کیونکہ وادی میں زیادہ جنگل ہونے کی وجہ سے اس میں درندے بکثرت رہتے ہیں۔ وادی کے مسافر کو اکثر شیر۔ بھالو وغیرہ کے اندیشہ سے اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھکر چلنا پڑتا ہے۔ سو جس وادی میں ایسا جان کا خطرہ ہے اُس کا نام موت یا ملک الموت کی وادی ہونا کوئی تعجب نہیں ہے۔

لیکن داؤد اِس جگہ پر جس وادی کا ذکر کر رہا ہے اُس کا نام موت یا ملک الموت کی وادی نہیں ہے بلکہ اُس کا نام موت کے سایۂ کی وادی ہے۔ یہہ اصل موت کی وادی نہیں ہے بلکہ موت کے سایۂ کی وادی ہے۔

سو زندگی کی شام کو جس وادی میں سے ہمیں گذرنا ہے وہ موت کی وادی ہے " وہاں خود موت موجود نہیں ہے صرف اُس کا سایۂ باقی ہے کیونکہ مسیح کا ایماندار کبھی مرتا نہیں۔ اُس کو موت کے بیچ سے چلنا نہیں پڑتا صرف موت کے سایۂ کے نیچے سے گذرنا پڑتا ہے۔ سو موت کے سایہ کی وادی جیسی دور سے خوفناک نظر آتی ہے درحقیقت ویسی نہیں ہے۔ وہ صرف ایک سایہ ہے وہاں ایک حقیقی موت نہیں ہے سایہ ہے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتی کا سایہ کسی کو نہیں کاٹتا ہے شیر کا سایہ کسی پر حملہ نہیں کرتا۔ سایۂ ایک مُردہ شے ہے۔ موت کے سایۂ کی وادی میں موت خود مر گئی ہے۔ سو اِس وادی میں اُترنے سے کیا ڈر ہے۔ موت ہماری راہ کو چھوڑ کر کنارے پر جا کھڑی ہے صرف اُس کا سایہ ہمارے پر پڑتا ہے۔ اِس سایۂ میں سے ہو کر ہم گذر جائیں گے۔ موت راستہ کے کنارے پر کھڑی ہم کو جاتے دیکھیگی مگر یہہ مجال نہیں کہ ہم کو چھوئے " اَے موت تیرا ڈنک کہاں۔ اَے قبر تیری فتح کہاں " " شکر خدا کا جس نے ہمیں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ فتح بخشی "۔

لیکن تاہم انسان سایۂ کو دیکھکر بھی خوف کھا سکتا ہے۔ چھوٹے بچے شیر کی تصویر کو ہی دیکھکر ڈر جاتے ہیں۔ مُردہ سانپ اگر راستہ پر پڑا ہو تو بعضوں کو حوصلہ نہیں ہوتا کہ پاس سے گذر جائیں سو اگرچہ ہم کو صرف موت کے سایہ سے گذرنا ہوگا۔ لیکن تو بھی ایمان کی کمزوری کے سبب ہم خوف کھا سکتے ہیں۔ اِس لئے ہمارا چوپان ہمارے ساتھ چلا ہے۔ تمام دن بھر ہم کو ہریالی چراگاہوں میں چرا کر اب شام کو اِس وادی میں سے اپنے ساتھ ساتھ گھر لے جاتا ہے۔ اِس لئے اِس موت کے سایہ کی وادی میں ہم کو کچھ خوف و خطر نہ ہوگا۔ جیسا داؤد کہتا ہے کہ " تو میرے ساتھ ہے " اگر تو میرے ساتھ ہے تو مجھے کس کا ڈر ہے۔ موت تیرے نزدیک نہیں آسکتی۔ اس کا سایہ مجھ کو ڈھانپ لیگا۔ لیکن تو میرے ساتھ ہے میں اگر ڈر جاؤں تو تو مجھے گود میں لے لیجیو۔ میں اگر گرنے کو ہوں تو تو میرا ہاتھ پکڑ لیجیو۔ میں اگر اندھیرے کو دیکھکر گھبرا جاؤں تو تو مجھے روشنی دکھائیو۔ تو میرے ساتھ ہے مجھے کچھ خوف و خطر نہ ہوگا۔

موت کے سایۂ کی وادی میں خوف و خطر نہ ہونیکا ایک اور سبب یہہ ہے کہ ہمارے چوپان کے ہاتھ میں چھڑی اور لاٹھی ہے۔ چھڑی اور لاٹھی شاید ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ شاید مختلف مشتمل کے ایک ہی چیز کے دو نام ہوئے ہیں۔ چھڑی اس لئے لکھا گیا کہ بھیڑیں اسکے

راہ راست پر رہیں اور لاٹھی اِس لئے کہ بھیڑوں کی اُس سے حفاظت ہووے۔ موت کے سایہ کی وادی میں گمراہ ہوکر مجھ کو جان کھونے کا اندیشہ نہیں ہے کیونکہ تیرے ہاتھ میں چھڑی ہے کیونکہ اگر میں راہ رست سے بھٹک جاؤں تو تُو مجھے اپنی چھڑی سے واپس لائیگا +

موت کے سایہ کی وادی میں چلتے چلتے اگر میں بہت ہی تھک جاؤں تو بھی میں پیچھے نہ رہونگا۔ کیونکہ تیرے ہاتھ میں لاٹھی ہے تو اِس لاٹھی کے زور سے مجھے اپنے کردے پر اُٹھا کرلے جائیگا۔ موت کے سایہ کی وادی میں اگر کوئی درندہ مجھ پر اگر حملہ کرنا چاہے میں تو بھی نہیں ڈرونگا کیونکہ تو اپنی لاٹھی سے اُن سب درندوں کو بھگا دیگا۔ میں تیرے ساتھ ساتھ بے خطرہ چلونگا۔ موت کے سایہ کی وادی میں بھی میں کو وہ جیحوں جو نظر آرہا ہے اس کے گیت گاؤنگا +

پیارے ناظرین۔ موت کے سایہ کی وادی کچھ بھی خوف کی جگہہ نہیں ہے۔ اوّل تو وہ صرف ایک سایہ ہے۔ دویم ہمارا خداوند ہمارے ساتھ ہے۔ سویم ہمارے خداوند کے ہاتھ میں چھڑی اور لاٹھی ہے۔ موت کے سایہ کی وادی کو طے کرنے کے بعد ہم ایک خوشنما پہاڑ کے دامن میں جا نکلینگے۔ اس پہاڑ پر ہماری دائمی سکونت گاہ ہے۔ وہاں دشمن کے روبرو ہمارے لئے دسترخوان بچھا ہوا ہے۔ وہاں ہمارا سر تیل سے ملا جائیگا۔ وہاں ہمارا پیالہ لبریز ہوکر چھلکیگا تب موت کے سایہ کی وادی میں اُترنے سے کیا ڈر ہے۔ آؤ ہم تیار ہوویں اپنے چوپان کا اشارہ پاتے ہی آگے بڑھیں اور اُسکے نقش قدم پر چلیں +

الراقـــــــــم

پادری بی۔ ایل۔ رائے۔ از ماہن

بقیہ

باب ۱۸

کیا ممکن ہے کہ جسنے یہہ برکت پائی ہے وہ اُسکو ضایع کردیوے؟

دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۰ جنوری ۱۸۹۹ء

روح سے بھرجانے کے اور کلام سے بھر جانے کے نتیجوں کا مقابلہ کرنا مفید ہے۔ روح سے بھر جاؤ اور آپس میں زبور اور گیت اور روحانی غزلیں گایا کرو۔ اور اپنے دل میں خداوند کے لئے گاتے بجاتے رہو افسیوں ۵: ۱۸ و ۱۹

مسیح کا کلام تم میں بہتایت سے رہے اور تم ایک دوسرے کو کمال دانائی سے تعلیم اور نصیحت کرو اور زبور اور گیت اور روحانی غزلیں شکرگزاری کے ساتھ خداوند کے لئے اپنے دلوں سے گاؤ (قلسیوں ۳: ۱۶)

کیا نافرمانی یا غفلت سے ہم میں سے کسی نے اس برکت کو کھو دیا۔ جو کہ پیشتر ہم رکھتے تھے؟ کیا کوئی یہہ کہہ رہا ہے "کاش کہ میں ایسا ہوتا جیسا گزرے ہوئے مہینوں میں تھا!" (ایوب ۲۹: ۲) آپ کو بھرپوری خوشی مل سکتی ہے کیونکہ اگر آپ نے برکت کھوئی ہے تو جہاں کھوئی گئی اُسی جگہہ آپ جاکے اُس کو تلاش کریں۔ وہیں آپ کو مل جائیگی۔ اُس کی نظیر ۲ سلاطین ۶ باب میں پائی جاتی ہے اُس زمانے کے متعلمین علم الٰہی ایک مکان دریائے یردن کے پاس بنایا چاہتے تھے اور اُنہوں نے الیشع سے کہا کہ ہمارے ساتھہ چلئے کہ کلہاڑی میں کا لوہا لکڑی کاٹتے ہوئے پانی میں گرگیا۔ سو وہ چلّا اُٹھا اور کہا اے خداوند افسوس ایہہ تو منگنی کی تھی۔ مردِ خدا بولا "کس جگہہ گرا" اُس نے اُسے وہ جگہہ بتلائی تب اُس نے ایک چھڑی کاٹ کے اُس جگہہ ڈالدی اور لوہا تیرنے لگا۔ تب اُس نے کہا اپنے لئے اُٹھا۔ سو اُس نے ہاتھہ بڑھا کے اُسے اُٹھا لیا (آیت ۵-۷) اُس طالب العلم نے کلہاڑی کو کہاں پایا؟ جہاں کہ اُس نے اُسے کھویا تھا۔ ویسے ہی اگر آپ اپنی برکت کو کھودیں تو دنیا بھر میں ایک ہی جگہہ ہے جہاں کہ آپ کو مل سکتی ہے یعنے جہاں کہ آپ نے اُسے کھویا۔ اب دیکھیں کہ اُس طالب العلم نے کیا کام نہیں کیا۔ جب کہ کلہاڑی دستہ سے الگ ہوگئی تو وہ اُس سے لوہا نہیں کاٹتا رہا نہیں بلکہ جس وقت لوہا گرگیا تو اُس نے اپنا کام بند کیا اور پھر جب تک کہ لوہا نہ ملا تب تک کام سے دست بردار رہا "کاش کہ بہت سے مسیحی کارگذار اس نصیحت کو حفظ کرلیتے؟

پھر بعضے اتوار شاید بہت گرجوں میں کوئی واعظ نہ ہوتے اور بہت سے سکولوں میں جماعتیں بلا اُستاد رہتیں کیوں؟ اُن کے اُستاد کہاں گئے؟ وہ کلہاڑی ڈھونڈ رہے ہیں! نافرمانی کے دریا کے پاس جہاں کہ اُنہوں نے اُسے کھویا ہوا افسوس! کہ آج کل بہتیرے کوشش کرتے ہیں کہ ہم دستہ ہی سے لکڑی کاٹتے رہیں جب کہ کلہاڑی جاتی رہی ہے! بڑی سخت محنت ہے اور نتیجہ کم ہوتا ہے۔ فقط سرگرمی ظاہر ہوتی ہے۔ شاید کوئی پوچھے کہ "کیا سرگرم ہونا اچھا نہیں ہے"؟ ہاں مگر یہہ بہتر ہے کہ آدمی ذرا عقلمندی کے ساتھ اپنا کام کرے اور اُس آدمی کی عقلمندی نہیں ظاہر ہوتی ہے جو کہ دستہ سے لکڑی کاٹتا جب کہ کلہاڑی کھوگئی ہے!

اگر ہم نے روح کی بھرپوری کو پایا اور پھر اُس کو گم کیا تو واجب ہے کہ متوجہ فرمانبردار ہوں اور خدا ہمارے گناہ کو معاف کریگا۔ جب ہم سرِنو کام شروع کریں خدا کے پاس پھر آکر بھرپوری حاصل کریں جیسے کہ پہلی بار آئے تھے اور معلوم ہو جاویگا کہ "وہ وفادار رہتا ہے وہ آپ

اپنا انکار نہیں کر سکتا ہے (۲۔ تمطاؤس ۲ باب ۱۳ آیت) مسیح کے پاک دل کی خاطر اُس کے نام کی خاطر روحوں کی نجات کی خاطر ہاں اپنی ہی خاطر ہم آیندہ کو زندگی نہ گزرانیں اور خدمت نہ کریں بلکہ ہم نہیں کریں گے جب تک کہ ہم اس حکم کو پورا نہ کریں کہ روح سے بھر جاؤ"

خاتمہ

ایمان سے قبول کرنا

خداوند یسوع تو نے اپنے بیش قیمت لہو سے مجھے دھویا ہے میں تیرا ہوں میں تیرے اس حکم کو تسلیم کرتا ہوں کہ روح سے بھر جاؤ میں جانتا ہوں کہ میرے بھر جانے سے تیرا جلال ظاہر ہوگا بموجب تیرے حکم کے میں بھرپور ہونے کو آتا ہوں میں یقین کرتا ہوں کہ تو میرے دل کو پاک کرتا ہے مجھ کو گناہوں سے بچاتا ہے مجھ کو ٹھوکر کھانے سے محفوظ رکھتا ہے میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو یہہ سب کچھ کرتا ہے۔ میں اپنے تئیں تیرے ہاتھ سونپ دیتا ہوں۔ میں تجھ کو اپنے دل کا خداوند قرار دیتا ہوں میں تجھے اپنے دل میں تخت نشین کرتا ہوں۔ ایمان کے وسیلے میں تیرے ہاتھ سے روح کی بھرپوری قبول کرتا ہوں۔ میں شکر کرتا ہوں۔ بھرپوری میری ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ وعدے کے مطابق آج ہی مجھ سے جیتے پانی کی ندیاں جاری ہونگی زندگی میرے لئے مسیح ہے؟ جو اس کو پڑھتے ہیں سو دستخط کریں اور روح کو اپنا کر لیویں کہ "ہم ایمان سے اُس روح کو جس کا وعدہ ہے پاویں ؂

⁂ ⁂ ⁂

⁂ ⁂

⁂

اظہار ضروری

بابت جواب مضمون تردیدی

مسٹر ایم۔ جے۔ پانڈے

شکر خدا کا کہ راقم کے مضمون "دعا مندرجہ انجیل کی نسبت چند خیالات" مطبوعہ ۲۰ ماہ اکتوبر کے اخبار نور افشاں کا جواب عرصہ دو ماہ کے بعد ۱۶ دسمبر ۱۸۹۸ء کے پرچہ نور افشاں میں "دعا مندرجہ انجیل کی نسبت مسٹر بہادر مسیح کے چند خیالات کی تردید" کے عنوان سے دیکھا گیا جو مسٹر ایم۔ جے۔ پانڈے نے تحریر فرمایا۔ اور اس لئے راقم اُن کے تردیدی مضمون کا کمال ممنون و مشکور ہے۔ کیونکہ انہوں نے حتی المقدور کمال محنت و جستجو سے میرے مضمون کی تردید کر کے ناظرین کے سامنے پیش کی جس کو اکثر صاحبان نے کمال ذوق و شوق سے پڑھا بھی ہوگا ؂

بیشک افسوس صرف اِس قدر باقی رہا کہ جن صاحبان کی طرف سے جواب کی انتظاری تھی اُن سے مایوسی حاصل ہوئی۔ اور جو صاحب بولے تو وہ وہی بولے جو روزمرہ کی عام گفتگو ہو رہی ہے۔ تردید کا منشا یہہ نہیں ہوتا کہ کوئی اپنا قدیمی خیال ظاہر کر کے کسی مضمون کی تردید کہدے بلکہ ضروری یہہ ہے کہ مضمون کے بیان و مقصد کو کامل ثبوتوں سے رد کر کے اپنا نیا خیال ثابت کر دکھاوے اُس کو تردید کہتے ہیں۔ نہ ایسا جیسا جناب پانڈے صاحب نے اپنے خیال کے موافق ایک لمبا مضمون تردید کے عنوان سے دھر گھسیٹا یہہ تو وہی پرانے پانڈوں والی بات ہے کہ "جھماں یہہ بت پرستی و مورت پرستی نہیں بلکہ ایشور پرستی ہے۔ اگر اپنی سمجھ سے قبول نہ کرو تو ہماری بات بھی مان لو"

شکر خدا کا کہ آج کل وہ تاریکی و جہالت کا زمانہ نہیں رہا۔ جس میں گناہوں کی معافی روپیوں سے خرید کر لوگ تسلی پاتے تھے۔ جس کو بزرگ اور دلیر لوتھر نے گمراہی ثابت کر دکھایا۔ بس اسی طور سے بعض دیگر باتیں بھی جو ابھی تک غلطی آمیز چلی آتی ہیں۔ اُن کو بھی لوتھر کے موافق دلیر ہو کر ظاہر کرنا ہر مسیحی کے لئے ضروری و فرضی امر ہے۔ کیونکہ اب خدا کا کلام ہر ایک عیسائی کے ہاتھ میں ہے اور اُس کے بھیدوں کو سکھلانے والی خدا کی پاک روح ہے (۲ قرنتیوں ۲: ۱۰) جو پنتی کوست کے روز سے خدا کے ہر ایک سچے فرزند کے دل میں موجود ہے (گلاتیوں ۴: ۶) اور زمانے کے آخر تک دنیا میں رہیگی جس کے لئے صرف اِس قدر ضرور ہے کہ ہم اپنی نفسانی حرارت اور اپنے پُرانے خیالات کو بالائے طاق کر کے کمال عاجزی و فروتنی سے اُس کی پاک روح کی ہدایت کے طلبگار ہوں (۱۔ قرنتیوں ۲: ۱۴-۱۶)

جناب پانڈے صاحب کے مضمون کے متعلق راقم کو کچھ لکھنا ضروری تو نہ تھا کیونکہ انہوں نے دعا کے کسی جملہ کے مضمون کی تردید کر کے کوئی ثبوت کلام خدا سے اپنے خیال کی تائید میں نہیں دکھلایا بیشک یہہ مشکل امر تھا۔ تاہم اُن کے مضمون کی بعضی باتوں پر راقم کو سرسری طور پر کچھ لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور امید ہے کہ جناب اِن باتوں پر زیادہ غور کرینگے کیونکہ خدا کا کلام پاک ہم کو غیر مذہب کی کتابوں کے موافق اپنا قیدی نہیں ٹھہراتا بلکہ برملا ہم کو اجازت دیتا ہے کہ ہم سب باتوں کو آزمائیں اور جو بہتر سمجھیں اُن کو اختیار کریں (۱۔ تسلونیقیوں ۵: ۲۱)

جنابؔ تحریر کرتے ہیں ؔ

قولہ "یہہ اکثر دعار ربانی کہلاتی ہے"

اقول۔ مہربانی کرکے کلام خدا بائبل سے بتلادیں کہ اُس کو ربانی یا خداوند کی دعا کہاں کہا گیا ہے۔ اور اگر یہہ ثابت نہ ہو تو صرف اس قدر بتلائیں کہ خداوند نے اس دعا کو خود کتنی دفعہ اور کہاں مانگا ہے۔ جس سبب اُس کو خداوند کی یا ربانی دعا کہہ سکیں بیشک خداوند کی یا ربانی دعا انجیل یوحنا باب ۱۷ میں ضرور مندرج ہے جس کو خداوند نے خود مانگا اور اس لئے بعض لوگ اس کو جلالی دعا بھی کہتے ہیں مگر یہہ بھی کہیں نہیں لکھا۔ مگر یہہ دعا خداوند کی تعلیمی باتوں میں سے ایک بات ہے۔ پس اُس کو خداوند کی سکھلائی ہوئی شاگردوں کی دعا کہیں تو بجا ہے مگر اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔

قولہ۔ "خدا کی تعریف ہو کہ مسیح نے نمونہ کی دعا اپنے شاگردوں کو بتلائی"

اقول۔ شکر ہے اب بھی آپ اُس کو شاگردوں کی دعا کہیں گے یا خداوند کی۔ علاوہ ازیں کہاں لکھا ہے کہ یہہ نمونہ کی دعا ہے۔ اور اگر ایسا ہے تو رسولوں نے کہاں اور کس جگہہ اُس کو اپنی دعاؤں کا نمونہ ظاہر کرکے تاکید سے یہہ فرمایا کہ بھائیو اس دعا کو اپنی دعاؤں کا نمونہ سمجھو۔ جیسے خداوند کی اور اصول والی باتوں کے لئے تاکید کی گئی ہے۔ اور وہ مسیح کی تعلیم کی کون سی "ابتدائی باتیں ہیں" جن کو رسول نے چھوڑنے کی تاکید کی ہے (عبرانیوں ۶: ۱) بیشک انجیل کے اُن لفظوں پر خیال کرکے بعض لوگ اُس کو نمونہ کی دعا سمجھتے ہیں یعنے "جب تم دعا مانگو تو کہو" مگر یہہ الفاظ شاگردوں کی صرف درخواست کے جواب ہیں جیسا اُنہوں نے کہا "اے خداوند ہم کو دعا مانگنی سکھا" اور کچھ نہیں۔ لوقا ۱۱: ۱ و ۲ ؏

قولہ۔ "اگر کسی کا یہہ خیال ہو کہ یہہ دعا یہودی خیالات و دستورات پر مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتلائی تو یہہ خیال درست نہیں ہے" جس کے آخر میں یہودی دعا کا نمونہ پیش کرکے ۔ ۲ سلاطین ۲۰: ۲ کا حوالہ دیتے ہیں

اقول۔ جناب راقم کا مطلب اس دعا کو یہودی خیالات و دستورات پر لکھنے کا یہہ نہیں تھا کہ یہہ دعا یہودیوں کی دعاؤں کا کوئی نمونہ ہے۔ بلکہ یہہ تھا کہ جس طرح یہودی خدا کی ایک بادشاہت اور اُس کی مرضی وغیرہ کے دنیاوی طور پر ظاہر ہونے کے منتظر ہو کر خیال کر رہے تھے اِسی طرح اُس کے شاگرد بھی جو خود یہودی تھے۔ پس ایسے ہی خیالات پر اُس نے اپنے شاگردوں کو یہہ دعا سکھلائی جس کو وہ مانگتے رہے۔ مگر جب وہ باتیں خدا کے کلام کے موافق پوری ہو چکیں اور شاگردوں نے اُن کے ظہور کو روح کی ہدایت سے بخوبی سمجھ لیا۔ تو پھر اُنہوں نے اِس دعا کا مانگنا ضروری نہ سمجھا

قولہ۔ "اے پیارے مسیحی بھائیو اِس دعا کا ایک ایک لفظ کامل تعلیم کا ہے"

اقول۔ میرے عزیز بھائی اگر اِس دعا کے الفاظ کامل تعلیم کے تاکیدی الفاظ ہوتے جن کو اپنی دعاؤں میں ہم کو ہمیشہ استعمال کرنا ضروری ہوتا تو کیا ممکن تھا کہ رسول جنہوں نے روح پاک کی ہدایت سے مسیح کی کامل و اصولی باتوں یعنے بپتسمہ۔ عشاء ربانی۔ اور محبت کے برتاؤ وغیرہ کا مفصل ذکر۔ اور کل شریعت الٰہی جس کی غایت یہہ تھی کہ مسیح ایمانداروں کی راستبازی ہو (رومیوں ۱۰: ۴) مسیح میں صاف و پورے طور پر ثابت کردکھائی۔ نیز مسیح کے قول کے موافق (یوحنا ۱۶: ۱۳) روحانی کلام کی کل سچائی یعنے مسیح کا کفارہ اور کفارہ کے متعلق اُن برکتوں اور فضیلتوں کی مفصلاً حقیقت جن کا جاننا اور قبول کرنا ہر ایماندار کو ضروری و فرضی ہے کہ جو خدا مفت مسیح میں بخشتا ہے صاف و کھلے طور پر دکھلادی۔ کیا ایسی اصولی بات کو جس کا برتاؤ ہمیشہ کے لئے ٹھہرایا جاتا رسول اُس کے استعمال سے درگزر کرتے۔ ہرگز نہیں۔ صرف وجہہ یہی تھی کہ اِس دعا کے جملے چند روزہ استعمال کے لئے تھے اور جب اُن کا ظہور پورے طور پر ظاہر ہو چکا جیسا راقم نے اپنے مضمون میں تحریر کیا تو پھر اُن کی ضرورت باقی نہ رہی۔ پس اگر شریعت الٰہی کا پورا کرنا بھی اب ضروری سمجھا جائے تو اِس دعا کو بھی آپ استعمال کرتے رہیں ورنہ بس۔

قولہ۔ "خداوند مسیح نے جو یوحنا کی انجیل ۱۶: ۲۴ میں فرمایا کہ اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔ مانگو کہ تم پاؤ گے یہہ تاکیدی الفاظ شاگردوں کی طرف ہیں اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسولوں نے ابھی تک کبھی دعا نہ مانگی تھی"

اقول۔ جناب خداوند کے یہہ الفاظ شاگردوں کے دعا مانگنے کی سُستیوں پر کچھ اشارہ نہیں کرتے جن کا آپ ذکر کرتے ہیں بلکہ یہہ کہ اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا یعنے میرے نام سے مانگو تو تم پاؤ گے۔ یہی تاکیدی الفاظ ۱۴: ۱۳ میں بھی درج ہیں۔ اور اِسی وعدہ اور تاکید پر نہ صرف میں اور آپ بلکہ کل مسیحی جو کچھ خدا سے عرض کرتے صرف مسیح کے نام سے کرتے ہیں جو حقیقتاً مؤثر ہے۔ اِسی لئے خداوند نے اس دعا میں اپنا نام نہیں بتلایا کیونکہ یہہ دعا چند روزہ تھی اور جس کی حقیقت سے رسول خود واقف ہونے والے تھے۔

قولہ "خدانخواستہ اگر خداوند مسیح یہہ نمونہ کی دعا نہ بتلاتا تو آج مسیحیوں میں بڑا اختلاف ہوتا کوئی کسی طرح دعا مانگتا اور کوئی کسی طرح"

اقول۔ افسوس کی بات کہ راقم مضمون ابھی تک دعا کے جُدے جُدے طریقوں اور اُن کے اختلافوں سے بہت کم واقف معلوم ہوتے ہیں ؏ باقی آیندہ

مضامین مفید المبتدین

بقیہ

دسواں سبق

سردار کاہن کا لباس

دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۰ جنوری ۱۸۹۶ء

مسیح کے ساتھ میوہ بھی تھا۔ اور آواز بھی تھی۔ یعنے کلام اور کام (متی ۲۸ باب ۱۹، ۲۰ آیت) (یوحنا ۱۵ باب ۱۶ آیت) رسولوں کا کام یہہ تھا۔ کلام سُنانا اور میوہ لانا (اعمال ۱ باب ۱ آیت) کرنا اور سکھلانا۔ یہہ چیزیں مسیح کے چال چلن میں تھیں (زبور ۸۹ آیت ۱۵) آواز کے سُننے والے (عبرانیوں ۹ باب ۲۴ آیت) (عبرانیوں ۱۳ باب ۱۵ آیت دیکھو)

ہارون سردار کاہن

(عبرانیوں ۳ باب ۱ آیت) (احبار ۸ باب) (خروج ۲۹ باب) میں کہانت کی بابت ہے پڑھکر دیکھو۔

(۱) پہلا سردار کاہن لاوی کے فرقے سے تھا۔ مسیح پہلا اور پچھلا سردار کاہن ہے۔

(۲) لاوی کا فرقہ سردار کاہن پر موقوف تھا۔ (گنتی ۳ باب ۹ آیت) سردار کاہن کا کُل اختیار اُن سبھوں پر تھا۔

سوال۔ علاوہ سردار کاہن کے اور لوگ سردار کاہن کیوں نہ ہوئے۔ جواب۔ کیونکہ ایک شخص سے سارا کام نہیں ہو سکتا تھا (مکاشفات ۱ باب ۵، ۶ آیت) مسیح سردار کاہن ہے۔ اُس نے ہم کو بھی کاہن بنایا ہے۔ مسیح سے سارا کام ہو سکتا ہے اُس کی مہربانی ہے کہانت کی خدمت میں حصہ دیا ہے۔

(۳) ممکن ہے کہ کاہن گناہ کرے اور کاہن ہو کے گناہ کرے۔ ممکن ہے کہ ہم سے بھی گناہ ہووے (احبار ۴ باب ۳ آیت) ہماری کامل قربانی ہو چکی ہے (۱ یوحنا ۱ باب ۷ آیت)

(۴) سردار کاہن کا کام قربانی کرنا تھا (عبرانیوں ۵ باب ۱ آیت) (عبرانیوں ۸ باب ۳ آیت)

(مسیح کی قربانی کی بابت ہم کیا پڑھتے ہیں)

(۱) وہ کاہن اور قربانی خود تھا۔ کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو گزرانا (عبرانیوں ۷ باب ۲۷ آیت)

(۲) مسیح کا بدن قربان ہوا (عبرانیوں ۱۰ باب ۱۰ آیت)

(۳) مسیح نے اپنا لہو گزرانا (عبرانیوں ۹ باب ۱۲ آیت)

(سردار کاہن کے کاموں کا بیان)

(۱) سفارش کرنا (احبار ۱۶ باب ۱۲ آیت)

(۲) گناہوں کا اقرار کرنا اور لہو چھڑکنا (احبار ۱۶ باب ۱۵ آیت)

(۳) برکت دینا (احبار ۹ باب ۲۲ آیت)

(مسیح کے بارے میں)

(۱) (عبرانیوں ۷ باب ۲۵ آیت) سفارش کے لئے ہمیشہ جیتا ہے۔ (یوحنا ۱۷ باب تمام) مسیح کی سفارشی دعا ہے (۱ یوحنا ۲ باب ۱، ۲ آیت) ضرور نہیں کہ کوئی گناہ کرے۔ اگر کسی سے ہو جاوے تو مسیح ہمارا سفارشی ہے (یوحنا ۱۷ باب تمام) مسیح نے کن باتوں کی بابت دعا کی۔ کل کام تمام کرکے مسیح ہمارے واسطے دعا کرتا ہے ہمارا شافی ہوتا ہے

(۲) (یوحنا ۱۷ باب ۶، ۱۰) مسیح نے خاصکر شاگردوں کے لئے دعا کی۔ مسیح نے سردار کاہن کی طرح کام ختم کرکے جیسا دستور تھا دعا کی۔

(۳) (یوحنا ۱۷ باب ۲۰) مسیح نے سردار کاہن ہو کے دعا کی۔ اور نہ صرف ہمارے لئے بلکہ اُن کے لئے بھی جو ہمارے سبب سے ایمان لاوینگے۔

(۴) (یوحنا ۱۷ باب ۱۹) مسیح نے اپنی تقدیس ہماری خاطر کی۔

(۵) (یوحنا ۱۷ باب ۲۱، ۲۲) مسیح نے دعا کی کہ ہم سب ایک ہوویں۔ ہم مختلف فرقوں کے ہیں اور مختلف فرقوں سے نکلے ہیں۔ ایک ہی لہو سے دھوئے گئے ہیں ایک ہی روح اور کلام سے سرِ نو پیدا ہوئے ہیں۔ ایک ہی قانون سبھوں کے واسطے ہے۔ ایک ہی بپتسمہ۔ ایک ہی روٹی۔ ایک ہی خدمت۔ ایک ہی خواہش اور ایک ہی بہشت۔

(۶) (عبرانیوں ۴ باب ۱۱ آیت) ہم کو کوشش کرنی چاہئے۔

(۷) سردار کاہن ہمیشہ خدا ہی سے تعلق رکھتا تھا (عبرانیوں ۲ باب ۷ آیت) (عبرانیوں ۵ باب ۱ آیت) خدا سے علاقہ رکھتا تھا۔

(۸) ہارون سردار کاہن ہو کے ہمیشہ خداوند مسیح کی مثال ہے۔ نہ کہ ایماندار ونکی۔

(۹) ہارون کے بیٹے ہمیشہ ایمانداروں کی مثال ہیں۔

خداوند مسیح ہمارا سردار کاہن ہے۔ ہم اُس کی کہانت کا خاندان ہیں (عبرانیوں ۱۳ باب ۱۴، ۱۶ آیت)۔

العبد

جان کینڈل واعظ انجیل

شادیوال

واقعات اور آرائیں

مسیح میں بچے کون ہیں ۔ مسٹر مائرنے لاہور کی کنونشن میں ۱۔ قرنتیوں ۳ باب کی پہلی آیت سے دکھایا کہ مسیح میں بچے جسمانی بھی ہو سکتے ہیں اور اُن کے خواص یہہ ہیں۔

(۱) وہ ترقی نہیں کرتے۔ اُن کی وعظ اور دعائیں ایک ہی مضمون کی ہوا کرتی ہیں۔

(۲) وے کلام کے گوشت کی جگہہ دینی کتابیں اور اِدھر اُدھر کا اناپ شناپ پڑھا کرتے ہیں۔

(۳) وہ اپنے اپنے چرچ اور فرقوں کی چرچا مبالغہ کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ فرقہ بندی بذات خود مفید ہے مگر اپنے چرچوں کا قصہ ہروقت رٹتے نہیں رہنا چاہئے۔

(۴) وہ گھاس بھوس اور لکڑی کی عمارت تعمیر کرتے ہیں جو آگ سے بھسم ہو جائیگی۔

(۵) نیک و بد کی امتیاز میں اُن کے حواس کُند ہیں۔ (از مسیحی)

مسیحی زندگی کے مدارج ۔ مسٹر مائر نے اپنی دوپہر کی تقریروں میں مسیحی زندگی کے مدارج کی نسبت تعلیم کا ایک سلسلہ قایم کیا جس میں درجہ بدرجہ روح القدس کی معموری تک اندرونی تجربوں کا انکشاف کیا اور خدا کے کلام میں سے بکثرت حوالجات پیش کئے۔

اوّل روز آپ نے فرمایا کہ اگر تم روح سے بھرپور ہونا چاہتے ہو تو تین باتیں ضرور ہیں **اوّل** اپنے آپ کو کُلی طور پر خدا کے سپرد کر دینا **دوسرا** اپنی کوششوں اور تدابیر پر بھروسہ نہ کرنا اور **تیسرا** مسیح کی خدمت کے لئے ہمہ تن تیار رہنا۔ **دوسرے روز** خودی اور خودغرضی کو توڑنے پر درس دیا اور گلاتیوں ۵: ۹ وغیرہ سے دکھایا کہ خودغرضی کی زندگی کی ماہیت کیا ہے اور وہ کیونکر مسیح کے ساتھ صلیب پر کھینچی گئی ہے اور تیسرے روز روح القدس کی صفات اور اُس کی معموری کی شرایط پر وعظ کی اور خدا کی دودھاری تلوار سے حاضرین کے اندرونی خیالات کو چھیدا۔ (از مسیحی)

دیسی کلیسیاؤں کا سیلف سپورٹ ہونا ۔ نہایت خوشی کی بات ہے کہ آج کل تمام ممالک میں جہاں جہاں ولایتی مشنریوں کی کوشش سے کلیسیائیں قایم ہو چکی ہیں کلیسیاؤں کے سیلف سپورٹ ہونے پر زور دیا جا رہا ہے۔ چاروں طرف اِس قسم کی کوششوں کا کیا جانا ظاہر کرتا ہے کہ خدا کی روح اپنے لوگوں کے دلوں میں جُنبش کر رہی ہے اور وہ دن دور نہیں ہے جب کہ ولایت کی کلیسیاؤں کی طرح نہ صرف جاپان و چین کی کلیسیائیں بلکہ ہندوستان کی کلیسیائیں بھی سیلف سپورٹ ہونگی اور ولایت کی طرح اُن کی طرف سے بھی بشارت کا کام جاری ہوگا۔ ۵ جنوری کے مسیحی میں ہم نے سیلف سپورٹ کی نسبت جاپان کے تمام مشنوں کا متحدہ کونسل کی تجاویز کو بڑی دلچسپی سے پڑھا امید ہے کہ ہمارے مسیحی ناظرین کے لئے بھی وہ دلچسپی کا باعث ہونگی اِس واسطے ہم اُن کو ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اوّل ۔ کوئی مشن کسی کلیسیا کو جو نئے سرے قایم کیجاوے روپئے سے امداد نہ کرے اور جو قایم ہو چکی ہیں اُن کو دو سال کے بعد اپنے پاؤں پر قایم ہو جانا ضرور ہے۔

دویم ۔ ہر قسم کی کلیسیاؤں میں کسی مسیحی کو مکان کا کرایہ یا اتفاقی اخراجات کے لئے کچھ نہ دیا جاوے۔

سویم ۔ جہاں نیا نیا کام شروع کیا جاوے وہاں تھوڑے کارندے مقرر کئے جائیں اور کسی کو کرایہ مکان یا اتفاقی اخراجات ادا نہ کئے جاویں اور مسیحیوں کے مجمع کو حلقوں کی بندش میں رکھا جائے تاکہ کام شروع ہی سے سیلف سپورٹ کے اصول پر قایم ہو۔

چین میں مشنریوں اور مسیحیوں کے ساتھ عمدہ برتاؤ ۔ چین کی ملکہ کا ارادہ ہے کہ چین میں مشنریوں اور مسیحیوں کے ساتھ عمدہ سلوک کرے۔ چین میں ایک قسم کے لوگ ہیں جو مسیحی مذہب کے بڑے دشمن ہیں اور ممکن ہے کہ اب تک جو مشنری اور مسیحی وہاں قتل کئے گئے ہیں اُنہیں لوگوں کی سازش سے مارے گئے ہیں۔ وہ خود تو قتل نہیں کرتے مگر جھوٹی افواہیں اُڑا کر عام لوگوں کو ایسے کام کرنے کے لئے اُبھارتے ہیں۔ ملکہ نے حال میں اس فرقے میں سے ایک شخص پر جو لوگوں کو جنگ کے لئے آمادہ کرنیکی کوشش کر رہا تھا موت کا فتویٰ دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ چونکہ مسیحی مذہب عمدہ نصیحتیں سکھلاتا ہے اِس واسطے مسیحیوں کو ایذا نہ پہنچائی جاوے اگر اِس قسم کا قانون اُس ملک میں جاری ہے تو یقین ہے کہ نہ صرف آیندہ کو مشنری اور مسیحی قتل نہونگے بلکہ امن و امان کے ساتھ مسیحیوں کو انجیل سُنانے اور اپنے نیک نمونے سے بہتوں کو مسیح کی طرف لانیکا بھی موقعہ حاصل ہوگا۔

علاوہ اِس کے چین کے مشہور پادری ڈاکٹر جان گرفتھ صاحب ممالک مغربی و شمالی کے روزانہ اخبار پایونیر میں لکھتے ہیں کہ چین کی ملکہ نے اُن سب اخباروں کے بند کرنے کا حکم دیدیا ہے کہ جو لوگوں کو اُبھارتے تھے اور اُن کے اڈیٹر گرفتار کئے گئے ہیں۔

اچھا ارادہ ۔ مسٹر موتی شنکر آر بھٹ۔ بی۔ اے۔ نے جو کالا بھون واقعہ بروده کے وائیس پرنسپل اور اعلیٰ ذات کے برہمن ہیں عام لوگوں پر ظاہر کر دیا ہے کہ انکا ارادہ مسیحی ہونیکا ہے۔ پہلے سے ہی اُنہوں نے اپنے جنیئو کو اُتار پھینکا ہے۔

ٹرکی کی عیسائی رعایا- امریکہ کے سرگرم مشنری پادری- ڈبلیو- پشیڈ صاحب نستوری عیسائیوں کی چشم دید حالت کا یوں بیان کرتے ہیں- کہ چھ مہینے کے عرصے میں ٹرکی عیسائی رعایا میں سے ہزاروں ٹرکی کی سرحد سے گذر کر فارس میں آبسے ہیں- اُن میں ہر عمر کے مرد عورتیں جوان بوڑھے لڑکے اور چھوٹے بچے شامل ہیں- نہ اُن کے بدن پر کپڑا ہے اور نہ ہی اُن کے پاس روپیہ ہے- بھوکوں مررہے ہیں- ہزاروں دربدر روٹی کا ایک ایک ٹکڑا مانگتے پھرتے ہیں- اُن کو دیکھکر ہمارے دل رحم سے بھر جاتے اور آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں- بھوکوں اور لاچاروں کی بھیڑ ہمارے دروازوں پر موجود رہتی ہے- ہم کو یاد ہے کہ پچھلے قحط کے دنوں میں انگلستان اور امریکہ کے عیسائیوں نے کثرت سے روپیہ اور غلہ اور کپڑے بھیجکر اُس ملک کے قحط زدوں کی مدد کی سرکار انگریزی کی طرف سے جو کچھ کیا گیا وہ اُس کے علاوہ تھا- لیکن افسوس ہے کہ گورنمنٹ ٹرکی نہ خود ہی اُن غریب لاچار بھوکے عیسائیوں کے لئے کچھ کرتی ہے اور نہ ہی وہاں کے مسلمانوں کو اُن پر ترس آتا ہے- اِس قسم کے واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ مسیحی مذہب نے بنی آدم کے دلوں پر اثر کرکے اُنکو کیسا کشادہ رحیم اور خدا ترس بنا دیا ہے برعکس اِس کے اسلام نے لوگوں کے دلوں پر اثر کرکے تنگدل- بیرحم اور خود غرض بنا دیا ہے ؎

عمدہ تجویز- مدراس نیٹو کرسچن ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسے میں مسٹر- ایس ستیانادھن صاحب- ایم- اے نے انڈین کرسچن ایسوسی ایشنز پر مضمون پڑھا جس میں فرمایا کہ مسیحی قوم کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ تمام ہندوستان کے انڈین کرسچن ایسوسی ایشنز ملکر کام کریں اور قوم کی بھلائی کے لئے علاوہ دینی و اخلاقی معاملوں کے مسیحی قوم کی قانونی مشکلات کو بھی دور کرنے کیلئے کوشش کیا کریں ؎

ہرغبس رائے اڈیٹر انبالہ گزٹ زیر دفعات ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۷۱ و ۴۹۱ تعزیرات ہند عدالت رائے چُنی لال صاحب مجسٹریٹ درجہ اوّل ضلع لدھیانہ سے سپرد عدالت سشن جج ہوگئے- اور فی الحال زیر حوالات جوڈیشل ہیں- جعلی نوٹ بنانیکے جرم میں گرفتار ہوئے ہیں ؎

ضروری اطلاع

ہمارے خریداران اگر زر قیمت بھیجتے وقت ایک پوسٹ کارڈ بطور اطلاع ہمارے نام روانہ کیا کریں اور منی آرڈر فارم پر اپنا نام و پتہ و تعداد رقم صاف لکھیں تو بہت آسانی ہوگی- منیجر

قومی نظم

دوستو تقریر کچھ اپنی سُنایا کیجئے
روشنی انجیل کی بارے دکھایا کیجئے
ہاں اثر ہوگا اثر ہوگا اثر ہوگا ضرور
خواب غفلت سے خلایق کو جگایا کیجئے
قوم میں ہیں جس قدر کمزور اور بیکس یتیم
اُن کے حالِ زار پر کچھ رحم کھایا کیجئے
یہہ نہیں ہے رحم دیکھا ایک نظر اور چلدیئے
پرورش کا اُن کی کچھ ساماں بنایا کیجئے
بوستانِ قوم کے ہیں یہہ نہالِ جانفزا
جانفشانی سے اِنہیں ہر دم بڑھایا کیجئے
تربیت تعلیم کا کیجے بخوبی انتظام
اپنے ہاتھوں سے نہ یہہ گوہر لُٹایا کیجئے
پیارے رکھتے ہیں اُن کو جسطرح سے والدین
اُسطرح کے پیار الفت سے سُلایا کیجئے
بسترِ غفلت پہ گرچہ سوتے ہیں سرشار و مست
نوجوانوں کو محبت سے اُٹھایا کیجئے ؎
ماسٹر اور ڈاکٹر بیرسٹر و اوورسیر
واعظ و ٹیچر جوانوں کو بنایا کیجئے-
ختم ہندستاں میں کر کر اپنی تعلیمیں تمام
سیکھنے کو یورپ اور امریکہ جایا کیجئے ؎
انڈیا کے چرچ کو مضبوط کرنیکے لیئے
قوم سے چندہ کا کچھ روپیہ دلایا کیجئے
ہاتھ سے ہمت نہ دو انور کہ حامی ہے خدا
خوابِ غفلت سے ذرا سر کو اُٹھایا کیجئے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی- چوڑائی- نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر- این- ڈبلیو- ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو ؎

دستور العمل اخبار نورافشاں ؎

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیوں کی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک فی کاپی معہ ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری- ای- ایم- ویری صاحب- ڈی- ڈی- اڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کے واسطے- امریکن مشن پریس لودیانہ میں- ایم- وایلی- کے اہتمام سے چھپا ؎